سید عبدالغفار بخاری

# کتبِ لغات ومعاجم کا تعارف اوران کا طریقہ استعمال

From the start uptill now, the compiled Arabic dictionaries have their own system. After studying them it appears that three types of systems/methods have been adopted. First, The Turning Method, second, Alphabetical Method (The first letters), third, Alphabetical Method (The last letters). The author has made a detailed analytical study of these methods and has provided the correct way of using and consulting the Lugha't - the dictionaries.

❖•❖•❖•❖•❖•❖•❖

زبان انسان کے لئے ایک عظیم عطیہ ہے۔ انسان کواس عطیہ سے نوازے جانے کا مقصد یہ ہے کہ وہ اس کے ذریعے اپنے نفس اوراس کے باطنی اسرار ورموز کا ادراک کرے اوراپنے اردگرد پھیلے ہوئے عالمِ بے کراں سے واقفیت وآگہی حاصل کرے۔ ارسطو (Aristotle) نے انسان کی تعریف میں حیوان ناطق کا فلسفیانہ تصور پیش کیا تو ڈریکاٹ نے اس میں اس بات کا اضافہ کیا کہ زبان نے انسان کے اندر فکر وعمل کی دونوں شقوں کیساتھ حقیقی ناطقیت کا تحقق ہوتا ہے جس کے بعد وہ ارض پر خلیفۃ اللہ بننے کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ بہرحال زبان کی اہمیت مسلم ہے۔ وہ فکر کی ہی ترجمانی اور دوسروں سے رابطے کا محض ایک وسیلہ ہی نہیں بلکہ وہ اجتماعی زندگی میں ہماری ماہیت اصلی کا اثبات اور نفوس کا تذکیہ بھی کرتی ہے۔ فرد کی زندگی میں زبان کا ساتھ لازم وملزوم کی طرح ہے تاہم تمام لغات میں عربی زبان کو فوقیت وبرتری حاصل ہے اس لئے کہ عربی زبان منبع علوم شریعت یعنی قرآن وسنت

Scanned by CamScanner

کی زبان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مختلف ادوار کے علماء کرام اور بالخصوص علمائے متقدمین نے اس کام کو بہت زیادہ اہمیت دی۔ اللسان العربی اور اس کے متعلقہ علوم کی خدمت میں اپنی عمریں صرف کر ڈالیں اور اس عظیم زبان کو اپنی اصلی شکل وصورت میں محفوظ رکھنے اور اس کے تداول اور تعلیم وتعلم کو آسان سے آسان تر بنانے کے لئے جلیل القدر خدمات انجام دی ہیں۔ چنانچہ ماہرین لغت نے اس زبان میں فن لغت نویسی کا آغاز کیا۔ اور متعدد لغات ومعاجم کو مرتب کیا۔ یہ کتب لغات ومعاجم کے نام سے جانی جاتی ہیں۔ اس لئے سب سے پہلے ان کا مفہوم واضح کرنے اور اس کے بعد ان کے مؤلفین اور ان کی تالیف شدہ کتب لغات کا تعارف اور ان کے وضع کردہ طریقے پر روشنی ڈالی جائے گی۔

## ا۔ لغات: ✿ لغة کا مشتق منه:

ابن جنی الخصائص میں لکھتے ہیں: لغة 'لغوت' بمعنی تکلمت (میں نے کلام کیا) سے ہے۔ وزن کے اعتبار سے کُرَۃُ، قُلَۃُ اور ثُبَۃُ کی طرح ہے ان سب میں لام کلمہ واو ہے جیسا کروت بالکرة (میں گیند کے ساتھ کھیلا) اور قلوت بالقلة (میں گلی ڈنڈا سے کھیلا) سے ظاہر ہے۔(۱)

فیروز آبادی کے مطابق لغة کا اطلاق ان آوازوں پر ہوتا ہے جن کے ذریعے ہر قوم اپنی ضروریات کا اظہار کرتی ہے اس کی جمع لغات ولغون ولغی ہے۔ لغا یلغو کے معنی کلام کرنا اور خیبۃ ناکام یا مایوس ہونے کے ہیں۔ اللغو واللغا اس کلام کو کہتے ہیں جس کا کوئی اعتبار نہ ہو۔(۲)

علامہ احمد بن علی الفیومی لکھتے ہیں کہ "لغا الشیئ یلغو لغوا از باب نَصَرَ سے ہے اور بطل کے معنی میں استعمال ہوتا ہے"۔(۳)

امام حرمین فرماتے ہیں: اللغة لَغِی، یَلْغَی از باب سَمِعَ سے ہے جس کے معنی باطل کے ہیں۔(۴)
یہ بھی کہا جاتا ہے کہ لغة: لَغِی یلغی سے مشتق ہے جس کے معنی ہزیان گوئی کے ہیں اور اسی سے شاعر کا قول ہے۔

ورب اسراب حجیج کظم
عن اللغا ورفث التکلم (۵)

اسی طرح اللغو بھی ہے جو قرآن کریم میں آتا ہے ﴿ واذا مروا باللغو مروا کراما ﴾ (۶)

Scanned by CamScanner

ماہرین لغت اور محققین کی درج بالا رائے سے ظاہر ہوتا ہے کہ لغة عربی لفظ ہے اس کے برعکس ایک رائے یہ بھی ہے کہ لغة غیر عربی لفظ ہے جو یونانی لفظ لاغوس (Lagos) کا معرّب ہے جس کے معنی کلمہ یا آئیڈیا (Idea) کے ہیں ان کا کہنا ہے کہ عربی لفظ اور اس یونانی لفظ میں پائی جانے والی گہری مشابہت سے بھی اس کے غیر عربی ہونے کی تائید ہوتی ہے۔ مزید برآں لفظ لغة زیر بحث معنی میں قرآن کریم میں وارد نہیں ہوا ہے۔ لغت کے معنی لفظ لسان سے ادا کئے گئے ہیں۔ (۷)

نیز دورِ جاہلیت کی شاعری اور یونانی زبان سے عربی میں کئے جانے والے تراجم کے دور سے قبل کے ادب میں لفظِ لغة کا اس معنی میں استعمال نہیں ہوا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے اس لفظ کا استعمال صفی الدین الحلی نے اپنے اشعار میں کیا۔

بقدر لغات المرء یکثر نفعه   وتلک له عنده الشدائد اعوان

فبادر الی حفظ اللغات وفهمها   فکل لسان فی الحقیقة انسان

(انسان کی زبانوں کے بقدر اس کا نفع بڑھتا ہے اور یہ زبانیں اس کے لئے مصائب کے وقت مددگار ثابت ہوتی ہیں پس لغات کے حفظ و فہم میں جلدی کرو کیونکہ ہر زبان حقیقت میں انسان ہے۔)

صفی الدین الحلی ترکی عہد میں صف اول کے شعراء میں سے ہیں۔ ان کی وفات ۷۵۰ھ میں ہوئی یعنی ان کا عہد یونانی زبانوں کی کتب کے عربی میں ترجمہ کے دور سے تقریباً پانچ صدی بعد کا ہے اگر یہ بات صحیح ہے کہ لفظ 'لغة' اس قدیم عربی ادب میں استعمال نہیں کیا گیا جو سند کا درجہ رکھتا ہے اور اس کا استعمال سب سے پہلے عباسی دور کے متأخرین شعراء کی شاعری میں ہوا ہے تو اسی نظریہ کو راجح قرار دیا جائے گا کہ وہ یونانی زبان کے ان کلمات معرّبہ میں سے ہیں جو مکمل طور پر عربی زبان کا جامہ پہن چکے ہیں۔ (۸)

## ✿ "لغة" کا اصطلاحی مفہوم

'لغة' کے اصطلاحی مفہوم کے سلسلہ میں علمائے لسانیات (Linguists) کے مابین خاصا اختلاف ہے جس کی بنیاد بحث و تحقیق میں ہر ایک کا اپنا جداگانہ اسلوب و نہج ہے۔ کوئی اس کی

Scanned by CamScanner

تعریف عقلی ونفسیاتی طریقہ پر کرتا ہے اور کوئی منطقی وفلسفیانہ نظریہ کی بنیاد پر۔ جب کہ کچھ ماہرین معاشرے میں زبان کے کردار کے اعتبار سے کرتے ہیں اس بارے میں درج ذیل اقوال قابلِ ذکر ہیں۔

۱۔ ماہرین نفسیات (Psychologists) کے نزدیک مافی الضمیر کی تعبیر کا کوئی بھی ذریعہ لغتہ کہلاتا ہے۔ لہذا ان کے ہاں حرکات، اصوات، نقش ونگار اور رسم الخط نیز اس طرح کی جو چیزیں جو کسی فکر وخیال کو دوسرے تک منتقل کرنے کے لئے استعمال میں آتی ہیں ان سب پر لغتہ کا اطلاق ہوتا ہے۔

۲۔ معاشرتی مکتب فکر (Social School of Thought) یہ مکتب فکر زبان کے معاشرتی پہلوؤں کو اہمیت دیتا ہے ان کے نزدیک زبان ایک معاشرتی حقیقت اور اجتماعی ربط واتصال کا نتیجہ ہے باہمی تعاون اور بحیثیت انسان اہمیت کے حامل مختلف امور کو انجام دینا اس کا بنیادی عمل ہے۔

۳۔ منطقی مکتب فکر (Logical School of Thought) اس مکتب فکر کے ایک عالم پروفیسر جفونز لکھتے ہیں زبان کے تین کام ہیں۔

i) خواہشات وجذبات اور افکار پہنچانے کا ذریعہ بننا

ii) سوچنے میں خود کار معاون ہونا

iii) تدوین ومراجعت کا آلہ ہونا (۹)

۴۔ فلسفی مکتب فکر (Philosphical School of Thought) ان کے نزدیک افکار کی تعبیر اور ان کو ایک شخص سے دوسرے شخص تک منتقل کرنے کے لئے منظّم صوتی رموز (Organised Vice Indicator) کے استعمال کا نام زبان ہے۔(۱۰)

عمر فروخ رقمطراز ہیں ''زبان، جذبات ومقاصد اور افکار کے اظہار کا ذریعہ ہے اور یہ اظہار ان حرکات واشارات سے ہوتا ہے جو ان افعال کے نتیجہ میں ارادہ وقصد کے تحت سرزد ہوں اسی طرح آوازیں بھی اظہار مافی الضمیر کا ذریعہ ہوتی ہیں کچھ ک...

Scanned by CamScanner

آوازوں کے ذریعے نکلنے والے الفاظ کے مقابلہ میں اشارات کے ذریعہ مرادی مفہوم کی ادائیگی زیادہ بہتر طریقہ پر ہوتی ہے"۔(۱۱)

ڈاکٹر عبدالحمید محمد ابو مسکین بیان کرتے ہیں کہ "...... بہر حال متمدن انسان کی غرض و ضرورت صرف افکار کو دوسروں تک منتقل کرنے میں ہی منحصر نہیں اسی لئے زبان کا دائرہ کار بھی کسی حد تک محدود نہیں ہے۔ درحقیقت زبان فکر و فہم اور ذوق و خیال کی بالیدگی کا وسیلہ بنتی ہے لہذا اصطلاحی معنی کے اعتبار سے زبان کی زیادہ جامع تعریف یوں کی جاسکتی ہے کہ زبان نام ہے ان الفاظ کا جن کے ذریعہ کوئی قوم اپنی ضروریات و مقاصد کا اظہار کرتی ہو اور ان کو فکر و فہم، ذوق و خیالات کی تربیت کا وسیلہ بناتی ہو"۔(۱۲)

## ۱۔معاجم ✿ "معجم" کی لغوی تعریف

عربی زبان میں **عـجـم** کا مادہ ابہام اور اخفاء کے معنی میں ہے جو کہ بیان اور واضح کردینے کی ضد ہے۔ ابن جنی رقمطراز ہیں:

"**اعْلَم ان عجم انما وقعت فی کلام العرب للا بھام والاخفاء وضد البیان والافصاح**" (۱۳)

(جان لیجئے کہ لفظ عجم کلام عرب میں ابہام اور اخفاء کے مفہوم میں ہے جو بیان اور افصاح کی ضد ہے۔)

ابن منظور نے بیان کیا ہے کہ "**لفظ العُجم و العَجم العُرب** اور **العَرب** کا متضاد ہے اور لفظ **العجم الاعجم** کی جمع ہے۔ **الاعجم** اس شخص کو کہتے ہیں جس کے کلام کا مفہوم نہ سمجھا جاسکے اگرچہ وہ عربی النسل کیوں نہ ہو اور مؤنث **العجماء** ہے۔ کہا جاتا ہے...... **اعجمت الکتاب : ذھبت بہ الی العجمة** اور...... **اعجمت : ابھمت**"۔(۱۴)

ڈاکٹر امیل یعقوب بیان کرتے ہیں کہ "وزن افعل" اکثر اوقات کسی چیز کے اثبات کے لئے آتا ہے۔ یعنی "افعل" کا ہمزہ فعل کے معنی کو اس کی ضد کی طرف تبدیل کردیتا ہے مثلاً اشکلت

الکتاب ای ازلت اشکالہ "(میں نے اس کتاب کے اشکال کو زائل کر دیا) اور اشکیت زید ای ازلت شکواہ (میں نے زید کی شکایت کا رفع کر دیا ہے) اور اعجام الکتاب یعنی ازالۃ استعجامہ (میں نے کتاب کے ابہام اور اخفاء کو زائل کر دیا ہے)۔ اعجام حروف پر نکتے لگانے کو کہتے ہیں تا کہ ایک شکل وصورت میں ایک جیسے حروف کے مابین امتیاز اور فرق ہو سکے۔ مثلاً ب، ت، ج، ح، خ وغیرہ۔(۱۵)

## "معجم" کی اصطلاحی تعریف

احمد عبدالغفور عطار بیان کرتے ہیں کہ "ایسی کتاب جس میں بہت زیادہ مفرادات لغویہ مع شرح وتوضیح کے ہوں اور اس کا مواد ہر مؤلف کے طریقہ ترتیب سے مرتب ہو"۔(۱۶)

## "معاجم" کی تاریخ

احمد عطار مقدمۃ الصحاح میں فرماتے ہیں کہ "ہم بالضبط یہ نہیں جانتے کہ معجم کا یہ استعمال کب ہوا تاہم اتنا ضرور معلوم ہے کہ سب سے پہلے اس کلمہ کو محدثین نے استعمال کیا۔ تیسری صدی ہجری میں یہ لفظ معروف ہوا چنانچہ امام بخاری نے صحیح بخاری میں ایک باب کا عنوان یوں قائم کیا ہے

"باب تسمیة من سمی من اهل البدر فی الجامع الذی وضعه
ابو عبدالله علی حروف المعجم" (۱۷)

اور سب سے پہلی کتاب جس پر معجم کا اطلاق ہوا وہ ابو یعلی احمد بن علی بن المثنی کی کتاب معجم الصحابة ہے پھر ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی نے اپنی دونوں کتب کا نام المعجم الکبیر اور المعجم الصغیر رکھا ہے بعدازاں اس لفظ کا استعمال عام اور کثرت سے ہونے لگا۔ لغویین نے یہاں سے یہ کلمہ لیا ہے۔(۱۸)

## لغات کا طریقہ استعمال:

ابتدا سے اب تک جو عربی لغات اور معاجم لکھی گئی ہیں ان میں سے کسی نہ کسی نظام

Scanned by CamScanner

(Pattern) کی پابندی کی گئی ہے۔ان لغات اور معاجم کا طائرانہ جائزہ لینے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ان میں تین طرح کا نظام یا طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے ان نظامہائے ترتیب کو تین دبستان میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔اب تک جتنی بھی قابلِ ذکر اور اہم عربی لغات و معاجم لکھی گئی ہیں ان سب میں انہی تین مکتب فکر میں سے کسی ایک کا اتباع کیا گیا ہے۔

اول: **تقلیباتی مکتب فکر**: عربی لغات کی تالیف وتدوین کے سلسلہ میں یہ اول ترین مکتب فکر ہے۔ اس نظام کی پیروی کرنے والوں کا طریقہ کار یہ ہے کہ وہ ایک گروپ کے تحت متحدہ حروف سے بننے والے تمام کلمات کو یکجا کر دیتے ہیں مثلاً ر ک ب سے بننے والے الفاظ کو ایک ہی باب میں تلاش کیا جائے گا خواہ ان کی ترتیب کتنی ہی مختلف ہو چنانچہ رکب، ربک، کرب، کبر، برک اور بکر میں سے ہر لفظ ایک ہی باب کے تحت مذکور ہو گا۔اس مکتب فکر کے اتباع کرنے والے مؤلفین آگے دو مختلف ذیلی شاخوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔

ا) **تقلیبات صوتی**: اس طریقہ کے مطابق متحدہ حروف والے الفاظ کو جمع کر کے ایک گروپ بنا دیا جاتا ہے اور اس میں صوتی پہلو کے ساتھ ساتھ بعید المخرج حروف کی ترتیب کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔حروف حلقی سے آغاز ہوتا ہے پھر مخرج اللسان والے حروف آتے ہیں اور اس کے بعد وہ حروف آتے ہیں جن کی ادائیگی ہونٹوں سے ہوتی ہے۔ان تینوں حروف میں مخرج کے اعتبار سے سب سے زیادہ قوی "کاف" ہے چنانچہ ان حروف سے بننے والے کلمات کو "کاف" کے باب میں کرب اور کبر کے مادہ میں تلاش کیا جا سکتا ہے۔ اس طریقہ کار کے موجد خلیل بن احمد الفراہیدی ہیں۔جنہوں نے ''کتاب العین'' میں اسی کو اختیار کیا۔ دوسرے لغویین میں سے ازہری نے ''التہذیب'' زبیدی نے ''مختصر العین'' اور ابو علی القالی نے ''البارع'' اور ابن سیدہ نے ''المحکم'' میں اسی طریقہ کا اتباع کیا ہے۔

Scanned by CamScanner

**ب) تقلیبات ہجائی:** تقلیبات کی اس دوسری شاخ میں مذکورہ طریقہ کے مطابق ہی الفاظ کو جمع کیا جاتا ہے۔ البتہ ترتیب میں حروف تہجی کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ جیسے ر، ک، ب سے بننے والے سابقہ کلمات میں ترتیب کے اعتبار سے پہلا حرف ''ب'' ہے۔ ابن درید نے ''الجمہرۃ'' میں اسی طریقہ کار کو اپنایا ہے۔

**ثانی: ابجدی مکتب فکر (بلحاظ حرف اول):** اس مکتب فکر کے مطابق معاجم کو حروف تہجی کے لحاظ سے مرتب کیا جاتا ہے اس میں سب سے پہلے ہمزہ سے شروع ہونے والے الفاظ سے ابتدا ہوتی ہے پھر با سے ا، لی اخرہ اور اس میں دوسرے اور تیسرے اور چوتھے حروف کا بھی خیال رکھا جاتا ہے اگر حروف زوائد ہوں تو ان کی تجرید کی جاتی ہے مثلاً استکبر میں ا، س، ت حروف زائدہ ہیں اس لئے یہ لفظ کبر میں ملے گا۔ اس طریقہ کے مؤجد ابو عمرو الشیبانی ہیں لیکن انہوں نے الفاظ کی ترتیب میں صرف پہلے حرف کا لحاظ کیا تھا بعد ازاں اس نظام کو باقاعدہ شکل دینے والے ابو المعالی محمد بن تمیم البرمکی ہیں۔ ابن فارس کی معجم مقاییس اللغۃ اور مجمل اللغۃ، زمخشری کی اساس البلاغۃ، ابن حجر کی غراس الأساس، ابو البقاء عبداللہ کی المشوف المعلم، الرافعی کی المصباح المنیر، الرازی کی مختار الصحاح، اور جدید لغات میں سے المعجم الکبیر، المعجم الوسیط، المعجم الوجیز (جو کہ مجمع اللغۃ العربیۃ مصر کے علمائے کرام نے لکھی ہیں) اور احمد رضا العاملی کی معجم متن اللغۃ، دکتور ابراہیم السامراتی کی معجم الفرائد، صالح العلی کی المعجم الصافی، عبداللہ العلایلی کی المرجع اور تیونس کے علمائے لغویین کی القاموس الجدید، البستانی کی محیط المحیط، لوئیس معلوف کی المنجد، عبداللہ میخائل البستانی کی البستان وغیرہ میں اس طریقہ کار کو اختیار کیا گیا ہے۔

**ثالث: ابجدی مکتب فکر (بلحاظ حرف اخیر):** اس طریقہ میں حروف تہجی کی ترتیب کو اپناتے ہوئے لغت کے مواد کو ابواب کے تحت رکھا گیا ہے اور ہر باب کو فصول میں تقسیم کیا گیا ہے لیکن کلمہ کے آخری حرف اصلی کو باب اور پہلے حرف اصلی کو فصل بنایا گیا البتہ فصول میں حروف کی ترتیب کا خیال رکھا گیا ہے۔ ہر فصل کے تحت دیئے گئے الفاظ کی ترتیب میں حرف اول کے بعد آنے والے

Scanned by CamScanner

حرفِ اصلی (عین کلمہ) کوملحوظ رکھا گیا ہے۔ابو بشر الیمان نے التقفیۃ فی اللغۃ ،الجوہری نے تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ (کتاب الصحاح)،رضی الدین الحسن نے العباب الزاخر،ابن منظور نے لسان العرب، الفیر وزآبادی نے القاموس المحیط ،الزبیدی نے ''تاج العروس'' میں اختیار کیا گیا ہے۔اور جدید لغات میں سے استاذ احمد قبش کی المعجم الفیصل قابل ذکر ہے۔

## تقلیباتی مکتبِ فکر کی نمائندہ کتبِ لغات :

❁ تقلیباتی صوتی: ذیل میں اس مکتب فکر کی نمائندہ کتب لغات کا مختصر تعارف پیش کیا جا رہا ہے۔

### ۱۔"کتاب العین" از خلیل بن احمد:

کتاب العین کے مؤلف کا نام ابو عبدالرحمٰن الخلیل بن احمد بن عمرو الفراہیدی الأزدی الیحمدی ہے۔آپ خلیج فارس کے مقام عمان میں ۱۰۰ھ پیدا ہوئے وہاں سے بصرہ منتقل ہوئے جہاں انہوں نے پرورش پائی اور تحصیلِ علم کے بعد بصرہ کی علمی مجالس میں تدریس کی صدارت کو زینت بخشی اسی لئے آپ بصری کہلائے۔آپ نے ۱۷۵ھ میں بصرہ میں وفات پائی۔خلیل بن احمد ذہانت اور زہد وتقویٰ میں یکتائے روزگار تھے۔آپ علم عروض،نحو،موسیقی کے مؤجد تھے۔عرب موسیقی میں انہوں نے طرح طرح کے نغمے جمع کیے۔ (۱۹)

آپ بہت سی کتب کے مؤلف تھے جن میں سے کتاب الایقاع،کتاب النقط والشکل، کتاب العروض،کتاب الشواھد ،کتاب الجمل،کتاب معانی الحروف،کتاب العین سرفہرست ہیں۔ (۲۰)

مشہور مستشرق براونچ (Brounch) خلیل کا زبردست قدر دان تھا خلیل کے نظریات سے متاثر ہوکر اس نے کہا کہ" العین میں جس نظام کے تحت الفاظ کو ترتیب دیا گیا ہے اس کے پیش نظر اس رائے میں کوئی حیرت کی بات نہیں کہ وہ خلیل کی ہے۔البتہ ان کی طرف اس کتاب کا منسوب نہ کرنا ضرور حیرت انگیز ہوسکتا ہے"۔ (۲۱)

کتاب العین،خلیل کی یہ معجم غیر معمولی فطری ذہانت وعبقریت کی زندہ مثال ہے۔اس میں انہوں نے زبان کو حصر واستیعاب کے ساتھ جمع کرنے کی کوشش کی انہوں نے ترتیب کا جو انداز

Scanned by CamScanner

اختیار کیا اس میں موسیقی سے ان کی دلچسپی اور نغمہ وسر میں مہارت سے ان کو روشنی ملی ،عربی لغت نویسی میں اولیت وسبقت کا شرف انہی کو حاصل ہے۔

**وجہ تسمیہ:** خلیل کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ ''جب انہوں نے ابجدی حروف کی ترتیب کے بارے میں سوچا تو ان کو اس میں یہ خامی نظر آئی کہ حرف الف میں ذرا بھی پائیداری نہیں لہٰذا اس ترتیب کے حرف اول سے آغاز کے لئے طبیعت آمادہ نہیں ہوئی پہلا حرف چھوڑ کر دوسرے حرف با سے ابتدا کرنا بھی کچھ عجیب سا لگا بالآخر ان کا ذہنی رجحان یہ ہوا کہ الفاظ کو حروف کے مخارج کی ترتیب کے لحاظ سے جمع کیا جائے۔'' (۲۲) چونکہ کتاب العین سے اس لغت کا آغاز ہوا اس لئے اسی نام سے اس کو موسوم کر دیا گیا۔

**اسلوب:** کتاب العین کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ خلیل نے اپنی اس کتاب میں درج ذیل امور کو بطور اصول اپنایا ہے۔

۱۔ الفاظِ لغت کو ان کے حروفِ مخارج کے اعتبار سے ترتیب دیا ہے۔ یہ ترتیب جو حرف عین اور باقی حروف حلقی سے شروع ہوتی ہے اور حروف لسانی پھر حروف شفوی اور اس کے بعد حروف علت (الف ، واو ، ی) آتے ہیں۔(۲۳)

۲۔ جمع کلمات میں حروف اصلی کا لحاظ کیا گیا۔حروف زائدہ کی تجرید کی گئی ہے۔

۳۔ ترتیب میں کلمہ کے حروف کی تعداد کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ چنانچہ دو حرفی ( ثنائی ) کلمات سے آغاز کیا گیا اور ایسے کلمات جن میں تکرار ہے ان کو بھی اسی باب میں شامل کیا گیا ہے۔ ثنائی کلمات کے بعد ثلاثی ، رباعی اور خماسی کلمات دیئے گئے ہیں حروف علت والے کلمات علیحدہ سے دیئے گئے ہیں اور ہمزہ کو حروف علت میں شامل کیا گیا ہے۔

۴۔ ہر مادہ سے تقلیب (Conversion) کی ہر ممکن صورت سے الفاظ کا اشتقاق دیا گیا ہے۔ مثلاً مادہ ع ل م کے تحت علم ، لمع ، عمل ، کلمات لائے گئے ہیں اور مادہ د ب ب کے تحت دُبّ اور بُدّ وغیرہ کلمات ذکر کیے ہیں۔

Scanned by CamScanner

**خصوصیات:** ا۔ کتاب العین کو عربی لغت نویسی میں اولیت کا شرف حاصل ہے العین کے بعد جو معاجم اگر چہ ان میں نظامِ ترتیب کا اختلاف پایا جاتا ہے (جو اساسی و جوہری قسم کا نہیں ہے) تاہم ان میں جمع الفاظ و معلومات کے بارے میں اسی کتاب سے استفادہ کیا گیا ہے۔ گویا ذخیرہ الفاظ کے سلسلہ میں یہ کتاب بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

۲۔ الخلیل زبان و لغت کے مطالعہ و تحقیق کے خوگر تھے انہوں نے جمع الفاظ لغت کے بارے میں بے شمار مصیبتیں اٹھائیں اور بعد میں آنے والے لغویین کے لئے اس میدان میں راہ ہموار کی۔

۳۔ الفاظ کی تشریح میں غموض و ابہام کے ازالہ کا اہتمام کیا اور الفاظ کی توضیح اور تشریح کی تائید میں قرآن کریم، احادیث اور معتبر اشعار عرب سے شواہد کا اہتمام کیا۔ تشریح کی صحت کے ثبوت کے لئے صرف ایک شاہد پیش کرنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ایک سے زائد اشعار کو لائے ہیں۔

**مؤخذات:** کتاب العین اپنی تمام تر محاسن اور خوبیوں کے ساتھ ساتھ چند ایک قابل مؤاخذہ امور کی نشاندہی بھی ہوتی ہے۔

۱) الخلیل کا وضع کردہ نظام تقلیبات خاصا پیچیدہ اور مشکل ہے۔ اس نظام کی بڑی خرابی یہ ہے کہ بعض کلمات اپنے اصل مقام پر نہیں ملتے پھر اس میں کبھی حرف مزید اصلی بن جاتا ہے ۔اور کبھی اس کے برعکس اور پھر اس نظام کی وجہ سے بعض اوقات ایسے الفاظ بن جاتے ہیں جو اہلِ عرب کے ہاں مستعمل نہیں ہوتے۔ اس وجہ سے قاری کو سخت مشقت اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور غالباً دوسرے نظام کے آنے کی یہی وجہ بنی ہے۔

۲) الخلیل کا لغویین پر سخت تنقید کرنا اور ان کو ثقہ اور غیر ثقہ میں تقسیم کرنا بھی ایک قابلِ تنقید پہلو ہے جس سے ان کا اہلِ لغت کے خلاف تعصب واضح ہوتا ہے۔

۳) اس کے علاوہ اور بہت سے قابلِ مؤاخذہ ہیں مثلاً کتاب کا اسناد سے خالی ہونا، خلیل کی

Scanned by CamScanner

وفات کے بعد ان کے تلامذہ کا اس کتاب کے بارے میں لاعلمی کا اظہار کرنا یا اس کا انکار کرنا، ان کے معاصرین علماء لغت کا اس سے استفادہ نہ کرنا، الاصمعی اور ابوالدقیش جیسے ہمعصر علماء کے ساتھ کراع وزجاج جیسے متاخرین راویوں کا ذکر کرنا نیز اس میں بیان کئے گئے قواعد کوفہ مکتب فکر کے مطابق ہونا حالانکہ الخلیل دبستان بصرہ کے بانی ومؤسس ہیں۔

۴) محققین کے نزدیک العین کے مؤلف کے بارے میں خاصا اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض محققین اس امر سے انکاری ہیں کہ الخلیل اس کے مؤلف ہیں بلکہ وہ اللیث بن مظفر کو اس کا مؤلف قرار دیتے ہیں۔ اس کی کتاب کی اہمیت اور مقبولیت میں اضافہ کے لئے اس کی نسبت الخلیل کی طرف کردی گئی ہے۔ تاہم ڈاکٹر عبداللہ الدرویش نے اپنی تحقیق سے ثابت کیا ہے کہ الخلیل ہی العین کے مؤلف ہیں۔ (۲۴)

ان تمام مؤخذات کے باوصف ڈاکٹر ابراہیم محمد نجا کی بات اپنی جگہ بڑی پتے کی ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔ ''العین عربی زبان میں لکھی گئی پہلی معجم ہے لہٰذا یہ بات معقول نہیں کہ وہ لغت کے تمام تقاضوں کو پورا کرے اور اس میں کوئی بھی نقص نہ ہو چنانچہ اس میں کچھ اور امور بھی قابل مؤاخذ ہیں جن سے نہ اس کی اہمیت کم ہوتی ہے اور نہ اس کی قدر و قیمت گھٹتی ہے''۔ (۲۵)

**کتاب العین کے مختصرات:** بہت سے علماء نے العین پر تعقب کرتے ہوئے اس کے نقص کی تکمیل کے لئے مختلف کتب لکھی ہیں۔ جن میں خلیل بن احمد اور مطرزی کی فائت العین، سلاوسی اور جہضمی کی الاستدراک علی العین، کرمائی کی الجامع فی اللغۃ اور خازرنجی کی التکملۃ قابل ذکر ہیں۔ نیز العین پر نقد اور اس کے نقائص کا نمایاں کرانے کے لئے بھی بہت سی کتب لکھی گئی ہیں جن میں سے ابو طالب المفضل بن مسلمہ کی الرد علی الخیل واصلاح مافی کتاب العین من الغلط والمحال، ابوبکر الزبیدی کی استدراک الغلط الواقع فی العین اور خطیب الاسکافی کی '' غلط العین '' قابل ذکر ہیں۔ ان اعتراضات اور نقد کے جواب میں جو بعض کتب منظر عام پر آئی جن میں ابن درید کی التوسط، النفطویہ کی الرد علی المفضل اور زبیدی کی الانتصار للخلیل ہیں۔

Scanned by CamScanner

**العین کی جلدیں:** العین کی آٹھ جلدیں ہیں جو مؤسسۃ العالمی سے شائع ہو چکی ہے۔

## ۲۔ "التھذیب" از الازھری:

التھذیب کے مؤلف کا نام ابومنصور محمد بن احمد الازھری الھروی ہے۔ازہری کی نسبت ان کے جدامجد ازہر کیطرف ہے۔آپ ۲۸۲ھ میں ہرات کے مقام پر پیدا ہوئے۔یاقوت الحموی کے بیان کے مطابق آپ نے بغداد میں ابوعبداللہ ابراہیم بن عرفہ سے صرف ونحو کا علم حاصل کیا ان کے علاوہ الزجاج، ابن درید، ابوبکر بن السری اور مشہور لغوی ابوالفضل محمد بن ابی جعفر آپ کے اساتذہ میں سے تھے ۳۱۲ھ میں جب آپ مکہ مکرمہ سے کوفہ کی جانب حجاج کے ایک قافلہ کے ساتھ واپس آرہے تھے تو قافلہ پر قرامطہ نے الھبیر کے مقام پر حملہ کر کے کچھ لوگوں کو قتل کر دیا اور بعض کو قید۔ان قیدیوں میں آپ بھی تھے۔بالآخر ۳۷۰ھ میں آپ نے ہرات میں وفات پائی (۲۶)

الازہری محقق، ماہر لغت ہونے کے علاوہ ایک متقی فقیہ بھی تھے۔آپ کو فقہ شاہی میں ایک نمایاں مقام حاصل تھا مگر آپ نے بحیثیت لغوی ہی شہرت پائی۔(۲۷)

الازھری نے التھذیب کی ترتیب میں جس باریک بینی اور حسن انتخاب سے کام لیا گیا ہے وہ اس کی خصوصیت ہے انہوں نے فصحاء عرف کے کلام کو مدون کرنے کا خاص طور پر اہتمام کیا جس کا موقع انہیں قرامطہ کی قید کے دوران میسر ہوا۔

**وجہ تسمیہ:** تھذیب اللغۃ کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ ازہری کے پیش نظر زبان کو غیر صحیح الفاظ سے علیحدہ کرنا تھا۔انہوں نے کتب لغت میں پائی جانے والی تصحیفات وتحریفات اور عام اغلاط کی نشاندہی اور ان کی تصحیح کی اس وجہ سے اس کتاب کا نام تھذیب اللغۃ رکھا گیا ہے۔

**اسلوب:** الازھری نے کتاب العین کی بعض خامیوں کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا تاہم انہوں نے تھذیب اللغۃ میں الخلیل ہی کے نہج واسلوب کو اپناتے ہوئے ترتیب میں حروف مخارج کا لحاظ کیا۔ ان کے اسلوب کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

Scanned by CamScanner

۱۔ کلمات کو صوتی ابجدی ترتیب کے اعتبار سے مرتب کیا گیا اور الخلیل کے طریقہ پر عمل کرتے ہوئے ''عین'' سے آغاز کیا ہے۔

۲۔ تقلیبات کے نظام کی پیروی کی گئی حروف کے مجموعہ سے بننے والے الفاظ کو جمع کر کے ان کے بعید ترین مخرج والے حرف کے تحت رکھا گیا مثلاً ق، ل، و سے بننے والے الفاظ کو باب القاف میں رکھا ہے۔ اس لئے کہ ان تینوں میں ''ق'' کا مخرج بعید ترین ہے۔

**خصوصیات:** لغت کے میدان میں الخلیل کی العین اور دوسری لغات کے بعد التھذیب منصۂ شھود پر آئی اسلئے سابقہ لغات کے مقابلہ میں اس میں ایسی خصوصیات کا ہونا ضروری تھا جو اسے دوسری لغات سے ممتاز کر سکیں، اس کی امتیازی خصوصیات یہ ہیں۔

۱۔ مہمل الفاظ کے ذکر کے ساتھ ان کے مہمل ہونے کے اسباب پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے جو مستعمل الفاظ ''العین'' اور ''الجمھرۃ'' وغیرہ میں رہ گئے تھے ان کا اضافہ کیا ہے۔

۲۔ ہر قول کو اس کے قائل اور روایت کو اس کے راوی کی طرف منسوب کرنے کا اہتمام نمایاں ہے۔

۳۔ بلاد وامصار اور آبی مقامات کا تذکرہ جس اہمیت کے ساتھ ہے وہ اسی کا خاصا ہے۔ اس باب میں اسے ایک اہم مصدر و مرجع کی حیثیت حاصل ہے۔

۴۔ اس کے مواد میں وسعت ہے جو سابقہ معاجم خاص طور پر العین سے استفادہ کی بنیاد پر ممکن ہو سکا۔

۵۔ اس میں قرآن وحدیث سے شواہد پیش کرنے کا اہتمام دوسری لغات کے مقابلہ میں زیادہ ہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے قرآن وحدیث اور لغت میں گہرا ربط نمایاں کرنے کی کوشش بھی کی ہے۔

۶۔ نوادر لغت، مختلف مترادفات کو جمع کرنا اور ان کی ایک ساتھ تشریح کا اہتمام بھی نمایاں ہے۔

**مؤاخذات:** ۱۔ نظام تقلیبات کی بدولت اس میں کسی مطلوبہ لفظ کا پالینا مشکل ومحنت طلب کام

Scanned by CamScanner

۲۔ کثرتِ تکرار کا ہونا جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ ایک لفظ کی تشریح میں محض اس بنیاد پر بہت سے اقوال جمع کرتے ہیں کہ ان کے قائلین مختلف ہیں۔

۳۔ ''کتاب العین'' پر سخت تنقید کرنا اور لغویین کو ثقہ اور غیر ثقہ میں تقسیم کرنا ایک قابلِ گرفت پہلو ہے۔

## ۲۔ "البارع" از ابو علی اسماعیل القالی :

البارع کے مؤلف کا نام ابو علی اسماعیل بن القاسم القالی البغدادی ہے۔ آپ ۲۸۸ھ میں آرمینیا کے شہر منازجرد میں پیدا ہوئے ۳۰۳ھ میں آپ شہر قالی قلا کے کچھ لوگوں کیساتھ بغداد گئے تو وہاں کے باشندوں نے انہیں اپنا ہم وطن سمجھا اسی لئے ان کا لقب القالی پڑ گیا تاہم مشرقی ممالک میں آپ کو ابو علی البغدادی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد آپ نے ۳۳۰ھ میں اندلس کا سفر کیا جہاں ابو العاص الحکم جو علم و فضل کا دلدادہ تھا ان سے عزت واحترام سے پیش آیا اس نے مشرقی ممالک کو یہ لکھا تھا کہ القالی کو مغرب میں جانے کی ترغیب دی جائے۔ بعد ازاں آپ قرطبہ پہنچے جہاں آپ نے حدیث اور خصوصاً عربی زبان وادب کا درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا آپ کے اساتذہ میں سے عبداللہ بن محمد البغوی، عبداللہ بن سلیمان، ابن درید، الزجاج، محمد بن حسن قابلِ ذکر ہیں۔ آپ نے 356ء میں وفات پائی۔(۲۸)

اس کتاب کا کوئی بھی نسخہ ابھی تک مکمل حالت میں دستیاب نہیں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ القالی اپنی اس معجم اس کی تالیف کے دوران نازاں تھے وہ چاہتے تھے کہ مغرب میں اس کو ایک ایسی لغت کی حیثیت حاصل ہو جائے جسے مشرق کی العین پر برتری حاصل ہو۔ آپ نے ۳۳۹ھ میں البارع کی تالیف کا کام شروع کیا، قرطبہ کے ایک خوش نویس محمد بن الحسین الفہدی نے ۳۵۰ھ سے ان کی اس کام میں مدد کی۔

**اسلوب:** القالی کا شمار ابن درید کے تلامذہ میں سے ہوتا ہے۔ اس لئے ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ وہ ان کے نہج کی پیروی میں ابجدی ترتیب کا لحاظ کرتے لیکن اس کے برعکس انہوں نے الخلیل کے نظام

تقلیبات کو اختیار کیا تاہم انہوں نے مکمل طور پر ان کی پابندی نہیں کی مثلاً وہ الخلیل کے برعکس کتاب الہمزہ سے ابتدا کرتے ہیں۔ اوراس کے بعد ''ھاء'' اور ''عین'' لاتے ہیں مزید برآں انہوں نے ابنیہ اوران کی ترتیب میں الخلیل کی پیروی نہ کر کے العین کی خامی کو درست کرنے کی کوشش کی چنانچہ انہوں نے ابواب کی تقسیم اس طرح کی ہے۔ الثنائی المضائف جس کو وہ تحریر میں دو حرفی اور اصل میں تین حرفی کہتے ہیں۔ الثنائی الصحیح، الثلاثی المعتل، الرباعی اور الخماسی وغیرہ تاہم کلمات کے مقلوبات کے بارے میں انہوں نے الخلیل ہی کے وضع کردہ نظام تقلیبات کو اپنایا ہے۔

**خصوصیات:** ۱۔ اس کتاب میں ضبطِ الفاظ وکلمات کا بہت زیادہ اہتمام کیا گیا ہے۔

۲۔ اہلِ عرب کی مختلف لغات کا تذکرہ بھی ہے خصوصاً اہل کلاب کی لغت کا ذکر کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ابوزید انصاری سے بہت زیدہ نقل کرتے ہیں۔ مختلف لغات میں ترجیح بھی دیتے ہیں۔

۳۔ ذکر کردہ مختلف اقوال کو ان کے قائلین کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

۴۔ بیان کردہ معنی کی تائید میں اشعار سے شواہد پیش کرتے ہیں۔

۵۔ اخبار ونوادر بھی کثرت سے موجود ہیں۔

۶۔ بہت سارے ایسے الفاظ جنہیں الخلیل نے مہمل قرار دیا تھا انہوں نے کلام عرب میں ان کا استعمال واضح کیا ہے۔

**مؤاخذات:** ۱) نظام تقلیبات کی وجہ سے الفاظ کی تلاش میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

۲) مختلف الفاظ کی شرح میں پائے جانے والا تکرار بھی قابل مواخذہ ہے۔ اور اِن کے مابین ترجیح دی گئی ہے۔

**البارع کی جلدیں:** یہ کتاب پانچ ہزار اوراق پر مشتمل ہے۔ لیکن اس کا کوئی نسخہ آج تک مکمل دستیاب نہیں ہوسکا۔ اس کے صرف دو حصے ہیں۔ ایک برٹش میوزم میں اور دوسرا پیرس کی لائبریری میں ہے اوران کی فوٹو کاپیاں دار الکتب المصر ...

Scanned by CamScanner

موجود ہیں۔ (۲۹)

## ٤۔ "المحکم و المحیط الاعظم فی اللغة" از ابن سیدہ الاندلسی

اس کے مؤلف کا نام ابوالحسن علی بن اسماعیل ہے۔آپ ابن سیدہ کی کنیت سے مشہور ہیں۔آپ اندلس میں مرسیہ میں پیدا ہوئے ابن سیدہ نابینا تھے لیکن اللہ تعالے نے ان کو بے پناہ قوت حافظہ اور ذہانت سے نوازا تھا۔انہوں نے اپنے والد اسماعیل ابن سیدہ سے جو ایک ممتاز لغت دان تھے، تعلیم حاصل کی۔ان کے علاوہ ابو العلاء ساعد البغدادی، ابوعمر احمد بن محمد، صالح بن الحسن البغدادی وغیرہ آپ کے اساتذہ میں سے تھے۔آپ دانیہ میں تقریباً ساٹھ برس کی عمر میں ۴۵۸ھ کو انتقال کر گئے۔(۳۰)

یہ لغت عربی کی اہم لغات میں شمار ہوتی ہے۔بلکہ بعض لغات کے لئے اساسی مرجع کی حیثیت رکھتی ہے۔لسان العرب جو عربی کی مشہور و متداول اور قدیم مستند لغت ہے کے مؤلف ابن منظور اور دوسرے اصحاب لغات جیسے ابن مکتوم وغیرہ نے اس سے بھرپور استفادہ کیا۔

**اسلوب:** اس کتاب میں الخلیل کے قائم کردہ نظام کی پیروی کے ساتھ ساتھ دوسری لغات و معاجم میں اس نظام کی بہتری کی جو شکلیں پیدا کی گئیں ان کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے۔الفاظ کی ترتیب میں حروفِ تہجی کا لحاظ کیا ہے اس ترتیب میں پہلے حروفِ اصلی کی رعایت کی گئی ہے جو کہ حسبِ ذیل ہے۔

ع، ح، ھ، خ، غ، ق، ک، ش، ض، ص، س، ز، ط، د، ف، ظ، ذ، ث، ر، ل، ن، ف، ب، م، ء، ی، و۔

**خصوصیات:** ۱۔ اس میں صرف ونحو کے قواعد کے بارے میں بہت زیادہ بحث کی گئی ہے۔

۲۔ قرآن کریم کی مختلف قرأتوں اور ان کی توجیہات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۳۔ مختلف تشریحات کی تائید میں قرآن وحدیث اور ماثور کلام عرب سے استدلال کا اہتمام کیا گیا ہے۔

۴۔ نباتات کی تفصیلات اور تشریحات کا اہتمام ہے۔صاحب کتاب نے اس موضوع سے

Scanned by CamScanner

متعلق دوسری اہم کتب سے بھی استفادہ کیا ہے۔

۵۔ مواد کی تشریح میں عام طور پر انتہائی باریک بینی سے کام لیا گیا ہے۔

**مؤاخذات:** ۱۔ بعض الفاظ کی تشریحات یا ضبط اعراب میں دقتِ نظر کی کمی یا اغلاط کا واقع ہونا ہے جیسے تقعوس البیت (بمعنی انہدام بیت) کی جگہ تقوش لکھا جانا۔

۲۔ استدلال کے لئے شواہد بیان کرتے وقت تصحیف کا واقع ہونا مثلاً بخع کے معنی کے تشریح میں قرآن کریم کی آیت ﴿لعلک باخع نفسک علی آثارھم …﴾ میں لعلک سے پہلے فا کا ترک کر دینا۔

۳۔ نیز العین اور الجمہرہ وغیرہ سابقہ معاجم کے ان الفاظ کو نقل کرنا جو موضوع تنقید تھے۔

**نسخہ کتاب:** خدیویہ لائبریری میں اس کا نامکمل نسخہ موجود ہے۔ بقول ڈاکٹر ابراہیم نجا یہ معجم مخطوطہ حالت میں دنیا کے متعدد کتب خانوں میں موجود ہے۔ عرب لیگ نے اس کی طباعت کی طرف توجہ کی اور اس کے دو جز شائع بھی ہو چکے ہیں۔ (۳۱)

❁ **تقلیباتی ہجائی:** ذیل میں اس مکتب فکر کی نمائندہ کتب لغات کا مختصر تعارف پیش کیا جا رہا ہے۔

## ۱۔ کتاب جمهرة اللغة از ابن درید:

اس کتاب کے مؤلف کا نام ابو بکر محمد بن الحسن بن درید الازدی ہے۔ آپ ابنِ درید کی کنیت سے مشہور ہیں۔ معتصم کے عہد ۲۲۳ھ میں بصرہ میں پیدا ہوئے اور اسی علاقہ کے جید علماء سے تعلیم حاصل کی جن میں ابو حاتم سجستانی، ابوالفضل ریاشی اور الاصمعی وغیرہ سر فہرست ہیں۔ ۲۵۷ھ میں فتنہ فساد کی وجہ سے آپ اپنے چچا کے ساتھ عمان چلے گئے جہاں ۱۲ برس تک مقیم رہنے کے بعد جزیرہ ابن عمر اور پھر وہاں سے فارس چلے گئے اور آل میکال کے مقرب ساتھیوں میں شمار ہونے لگے بعد ازاں ۳۰۸ھ میں بغداد چلے آئے اور خلیفہ المقتدر نے آپ کو اعزاز واکرام سے نوازا۔ بالآخر فالج کی وجہ سے ۳۲۱ھ میں وفات پا گئے۔ (۳۲)

ابن درید بڑے حافظہ کے مالک تھے ان کو ''اعلم الشعراء'' اور ''اشعر العلماء'' کے

Scanned by CamScanner

خطابات سے نوازا گیا ہے۔ الازھری نے ان پر سخت تنقید کی ہے۔ (۳۳) تاہم احمد عبدالغفور نے آپ پر لگائے گئے اتہامات سے بری قرار دیا ہے۔ (۳۴)

ابنِ درید کی بہت سی مؤلفات ہیں ان میں سب سے اہم کتاب ''جمہرۃ اللغۃ'' ہے۔

وجہ تسمیہ: اس بارے میں ابن درید بیان کرتے ہیں کہ " وانما اعرناہ ھذا الاسم لأنا اخترنا له الجھور من كلام العرب وأرجأنا الوحشي المستنكر " (۳۵) (ہم نے اس کا یہ نام اس لئے رکھا ہے کیونکہ ہم نے کلام عرب کے جمہور لوگوں سے اسے چن لیا ہے اور غیر معروف اور نامانوس الفاظ سے کنارا کشی کی ہے)۔

اسلوبِ: ابن درید نے الجمہرۃ میں تقلیبات ہجائی کے نظام کو اختیار کیا ہے یہ وہی طریقہ ہے جسے الخلیل نے اپنی کتاب العین میں اختیار کیا ہے۔ البتہ انہوں نے اس کی ترکیب میں حروف تہجی کو ملحوظ رکھا ہے اس طرح ر، ب، ک سے بننے والے کلمات مثلاً ربک ، رکب، کرب، کبر، بکر وغیرہ کو با سے شروع ہونے والے کلمہ بکر یا برک میں تلاش کیا جا سکتا ہے۔ ابن درید نے الجمہرۃ کو 11 ابواب میں تقسیم کیا ہے جو درج ذیل ہیں۔

۱۔ ثنائی صحیح مثلاً أبّ ، أتّ ،

۲۔ ثنائی ابواب جو رباعی مکرر کے ساتھ ملحق ہیں مثلاً بجبج ، بحبح ، بأبأ .

۳۔ ثنائی معتل اور اس سے نکلنے والے باب مثلاً توی، أثی، بوأ، وقأ۔

۴۔ ثلائی صحیح ابواب اور اس سے نکلنے والے باب

۵۔ ثلاثی باب جس میں عین اور لام یا عین اور فاء کلم یا فاء اور لام کلمہ میں دو حروف ایک جیسے ہوں۔ مثلاً بلبل ، لبب۔

۶۔ صحیح ثلاثی ابواب جو حروف لین میں سے کسی ایک سے ملحق ہوں مثلاً باب، وبیب، وسوس۔

۷۔ نوادر ہمز

۸۔ ابواب رباعی صحیح مثلاً جعتب ، جبتل ، بحتر۔

Scanned by CamScanner

مثلاً دردق یا ثلاثی وضعف الأ خرمثل عکب ،خدبّ

۹۔ ابواب رباعی معتل اوراس میں وہ الفاظ بھی ذکر کیے ہیں جومعتل نہیں ہیں

۱۰۔ خماسی ابواب اوراس سے ملحق

۱۱۔ متفرق ابواب

**خصوصیات:** ۱۔ الفاظ کی تشریح میں قرآن وحدیث ،آثار، اشعار اور خالص اہل عرب کے کلام سے استشہاد کیا گیا ہے۔

۲۔ قرآن کریم کی مختلف قرأت کا تذکرہ ملتا ہے۔امثال عرب کا تذکرہ وسیع پیمانہ کیا ہے۔

۳۔ مختلف عرب قبائل کی لغات کی تصریح وتوضیع ملتی ہے۔

۴۔ ابن درید لغت یمن کے حق میں خاصے متعصب نظر آتے ہیں۔

۵۔ ابن درید غیر عربی (یعنی معرب اور دخیل کلمات) کی نشاندہی کرتے ہیں۔

۶۔ اعلام،قبائل و جماعات، بلدان،مواقع وایام کا تذکرہ ملتا ہے۔

**مؤاخذات:** ۱۔ مولد اور مشتبہ کلمات کی اچھی خاصی تعداد نظر آتی ہے۔

۲۔ ابنِ درید بعض غیر معروف ومشہور اشیاء کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ یہ مشہور ہیں اور محتاج تشریح نہیں۔

۳۔ ابن درید اپنے طریقہ کار پر پوری طرح کار بند نظر نہیں آتے ہیں۔مثلاً انہوں نے کلام عرب میں سے ان چیزوں کو جمع کرنے کا اہتمام کیا ہے جو معروف اور شائع ہیں غیر معروف اور غریب الفاظ کو ثانوی درجہ دیا ہے۔جبکہ کتاب کی ورق گردانی سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ان کے ہاں غریب اور نادر الفاظ کا بھی اچھا خاصا مود موجود ہے۔

۴۔ ابن درید نے الازہری پر الفاظ گھڑنے اور تراشنے کا الزام لگایا ہے۔ نیز ان پر تصحیف کا الزام بھی عائد کیا گیا ہے۔لیکن درحقیقت بیشتر الزامات درست نہیں ہیں۔

اس عظیم الشان معجم نے عربی زبان وادب پر گہرا اثر مرتب کیا ہے۔جس کا اندازہ اس بات

Scanned by CamScanner

سے ہوتا ہے کہ اس سے متعلق بہت سی کتب لکھی گئی ہیں لیکن یہ سب وہ کتب ہیں جن کا ذکر صرف کتب تراجم میں ہی موجود ہے۔ان میں سے کوئی کتاب بھی دستیاب نہیں ہے۔

۱۔ فائت الجمہرۃ: یہ کتاب ابو عمر زاھد (۳۴۵ھ) کی ہے۔

۲۔ جوھرۃ الجمہرۃ: اس کتاب کے مؤلف صاحب بن عباد (۴۳۶ھ) ہیں۔

۳۔ الموعب: یہ کتاب ابن التیانی (۴۳۶ھ) کی ہے۔

۴۔ نظم الجمہرۃ: اس کے مؤلف یحییٰ بن معط (۴۲۸ھ) ہیں۔

۵۔ نشر شواہد الجمہرۃ: یہ کتاب ابو العلاء المعری (۴۴۶ھ) کی ہے۔

۶۔ مختصر الجمہرۃ: یہ کتاب شرف الدین انصاری (۶۳۰ھ) کی ہے۔ (۳۶)

## ابجدی مکتبِ فکر (بلحاظ حرف اول) کی نمائندہ کتب

اس مکتبِ فکر کی نمائندہ کتب درج ذیل ہیں۔

### ۱۔ اساس البلاغة از الزمخشری:

اس کے مؤلف کا نام ابو القاسم محمود بن عمر بن احمد الزمخشری ہے۔آپ ستائیس رجب ۴۶۷ھ میں خوارزم میں پیدا ہوئے۔آپ کے اساتذہ میں سے ابنِ وہاس، ابو منصور نصر المارثی، ابو سعد الشاتی، ابو منصور محمود بن جریر الطبری اور ابو الحسن علی بن المظفر النیشاپوری قابلِ ذکر ہیں۔آپ نے مختلف علوم وفنون میں مہارت تامہ حاصل کی خصوصاً تفسیر ولغت میں ان کو امام کا رتبہ حاصل ہے۔آپ نے ذی الحجہ ۵۳۸ھ کو خوارزم کے شہر جرجانیہ میں وفات پائی۔(۳۷)

اســاس البلاغة، علامہ زمخشری کی مایہ ناز معجم ہے جو اپنے مواد اور تقسیم وترتیب کے لحاظ سے بے حد ممتاز ہے۔دوسرے اصحاب معاجم نے جن پہلوؤں پر خصوصی توجہ دی ہے علامہ زمخشری نے ان سے ہٹ کر ایک نئے پہلو کو اجاگر کیا ہے۔وہ یہ ہے کہ انہوں نے حقیقی معانی کو مجازی معنی سے ممتاز کیا ہے۔قرآن کریم کے گہرے مطالعہ کے بعد انہوں نے اپنی تفسیر (الکشاف عن حقائق التنزیل) میں فصاحت وبلاغت کو نمایاں کرنے کا جو اہتمام کیا ہے، اساس البلاغة میں بھی یہ رنگ غالب ہے۔

Scanned by CamScanner

**اسلوب:** علامہ زمخشری نے اس میں الفاظ کو حروف زائدہ سے علیحدہ کر کے حروف اصلیہ کو نظام تہجی کے لحاظ سے مرتب کیا ہے۔ اس دبستان کے مؤجد ابو عمرو اسحاق بن مرار الشیبانی (۹۶-۲۰۶ھ) ہیں انہوں نے اپنی معجم ''کتاب الجیم'' میں اس طریقہ کو اپنایا تھا۔ تاہم استاذ احمد عبدالغفور کی رائے کے مطابق مشہور لغوی ابو المعالی محمد بن تمیم البرمکی اس نظام کے امام ہیں۔ (۳۸)

**خصوصیات:** ۱۔ اس میں کلمات کی تشریح میں اختصار کے ساتھ انتہائی باریک بینی سے کام لیا گیا ہے۔

۲۔ الفاظ کی تشریح کے سلسلہ میں عمدہ اسالیب اور جداگانہ عبارات کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں دوسروں کی عبارات نقل نہیں کرتے ہیں۔

۳۔ الفاظ کے حقیقی معنی پہلے اور مجازی معنی بعد میں بیان کئے گئے ہیں۔

۴۔ جگہ جگہ مجاز کے لئے مختلف تعبیرات کا استعمال بڑے عمدہ طریقے سے کیا گیا ہے۔ مثلاً جب ''ومن المجاز......'' یا ''ومن المستعار......'' یا ''ومن الکنایۃ......'' کہتے ہیں۔ اس سے آپ کا مقصد مجاز کی قسم بیان کرنا نہیں ہوتا ہے بلکہ صرف یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ متعلقہ لفظ جس معنی کے لئے وضع ہوا ہے اس کے علاوہ بھی اس کا استعمال ہے۔

**مؤاخذات:** ۱۔ صاحب کتاب تمام غیر حقیقی استعمالات پر مجاز ہی کا اطلاق کرتے ہیں۔ اس کی دوسری اصناف مثلاً استعارہ، کنایہ، مجاز مرسل اور ان کی اقسام بیان کرنے کا اہتمام نہیں کرتے ہیں۔ اور بسا اوقات استعارہ اور کنایہ کا استعمال مجاز کے ہم معنی کے طور پر کرتے ہیں۔

۲۔ معتل واوی اور معتل یائی میں تفریق نہیں کرتے بلکہ انہیں خلط ملط کر دیتے ہیں۔ مثلاً (ا، ب، و) سے مشتق ہونے والے بعض کلمات کو (ا، ب، ی) میں ذکر کر دیتے ہیں۔

## ۲۔ المصباح المنیر از الرافعی :

اس کتاب کے مؤلف کا نام ابو العباس احمد بن محمد الفیومی ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم و تربیت فیوم ہی سے حاصل کی، عربی اور فقہ میں مہارتِ تامہ حاصل کی بعد ازاں شاہ مؤید اسماعیل کی

Scanned by CamScanner

طرف سے جامع الدہشۃ کے خطیب مقرر ہوئے۔ اور اس منصب کی بدولت آپ نے مطالعہ و تالیف کو مستقل طور پر اپنا مشغلہ بنایا۔ آپ بہت سی کتب کے مؤلف ہیں۔ آپ نے ۷۷۰ھ میں وفات پائی۔ (۳۹) احمد بن محمد الفیومی نے اپنی اس کتاب میں تقریباً ۷۰ تالیفات کو مأخذ و مراجع کے طور پر پیش کیا ہے۔

**خصوصیات:** ۱۔ عام لغوی معنی کے ساتھ فقہی معنی کی وضاحت بھی موجود ہے۔

۲۔ عموماً الفاظ کی تشریح اختصار سے کرنے کے ساتھ اعلام، شواہد اور الفاظ سے متعلق واقعات کو حذف کر دیتے ہیں۔ کبھی کبھار شواہد کے ذکر کے ساتھ ان کا انتساب بھی کرتے ہیں۔

۳۔ بسا اوقات مؤلف اپنے مأخذ کی وضاحت بھی کرتے ہیں۔

۴۔ ضبطِ الفاظ پر خاصی توجہ دی گئی ہے اور اس کے لئے اسماء میں مشہور ہم وزن کلمات اور افعال میں مثال کیساتھ مصدر کا بھی ذکر کر دیتے ہیں۔

۵۔ علاوہ ازیں نہایت اختصار کے ساتھ صرفی و اشتقاقی پہلوؤں کو بھی نظر انداز نہیں کرتے ہیں۔

**مؤاخذات:** ۱۔ اس کتاب کا سب سے زیادہ قابلِ تنقید پہلو اس کا حد سے زیادہ مختصر ہونا ہے۔

۲۔ اس میں قرآن و سنت کی شاندار نثر اور امثال و حکم اور اشعار کا ذکر نہیں جو زبان کے بنیادی سرچشمے ہیں۔ بہر حال اس کے باوصف یہ ایک بیش بہا مفید معجم ہے۔

**کتاب کی جلدیں:** اس کتاب کے دو جز ہیں جو ایک جلد میں ۱۲۶۷ھ میں بولاق سے شائع ہوئی۔ (۴۰)

## ۳۔ مختار الصحاح از الرازی:

اس کتاب کے مؤلف کا نام محمد بن ابی بکر بن عبدالقادر الرازی ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مختلف بلاد و امصار کا سفر کیا اور عظیم المرتبت اساتذہ کرام سے کسب فیض حاصل کیا۔ (۴۱)

یہ کتاب معمولی اضافہ کے ساتھ الجوہری کی ''الصحاح'' کے اختصار سے عبارت ہے۔ صاحبِ کتاب نے اس میں صرف ان الفاظ و مواد پر اکتفا کیا ہے جو کثیر الاستعمال اور زبانوں پر

Scanned by CamScanner

جاری وساری ہو اور جن کا جاننا ہر عالم، فقیہ و محدث اور ادیب کے لئے ضروری ہے۔

**خصوصیات:** ۱۔ شرح الفاظ میں صرف ان کے غموض وابہام کے ازالہ کے لئے اختصار سے کام لیا گیا ہے۔

۲۔ بعض ایسے مصادر (جن کے افعال مذکور تھے) اور افعال (جن کے مصادر مذکور تھے) کا بھی اضافہ کیا ہے۔ جن کو الجوہری نے ترک کر ڈالا تھا۔

۳۔ اسماء وافعال سے متعلق بعض انتہائی قیمتی قواعد وضوابط بیان کئے گئے۔

۴۔ ضبطِ حرکات اسماء کا اہتمام کیا ہے۔ کہیں حرکات کی وضاحت کی گئی ہے اور کہیں ہم وزن کلمہ کے ذکر سے یہ کام لیا گیا ہے تاکہ تصحیف وتحریف سے بچا جا سکے۔

**مؤاخذات:** ۱۔ بہت زیادہ اختصار ہونے کی بناء پر تشریح میں تشنگی پائی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے قاری کو دوسری معاجم کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔

۲۔ الرازی نے کچھ ایسے الفاظ بھی داخل کر دیئے ہیں جو تصحیف کے سلسلہ میں نقد کا موضوع بن چکے ہیں۔ اور بعض کو غلط قرار دیا جا چکا ہے۔ ایسے الفاظ کو نقد کے ساتھ ذکر کرنے کی ضرورت تھی۔

۳۔ شواہد کے حذف کرنے کی وجہ سے جو زبان کا دارومدار ہیں اس کتاب کی حیثیت میں کمی واقع ہوئی ہے تاہم مؤلف کے پیش نظر مبتدئین کی ضرورت تھی اس لئے وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہیں۔

**کتاب کی جلدیں:** کتاب ہذا ایک جلد میں ہے جو ۱۹۷۹ء کو دار الکتاب العربی بیروت سے شائع ہوئی ہے۔

## ابجدی مکتبِ فکر (بلحاظ حرفِ اخیر) کی نمائندہ کتب

اس مکتبہ فکر کی درج ذیل کتب قابلِ ذکر ہیں۔

Scanned by CamScanner

## ۱۔ تاج اللغة و صحاح العربية از الجوهری :

اس کتاب کے مؤلف کا نام ابونصر اسماعیل بن حماد الجوہری الفارابی ہے۔ فاراب کے شہر اترار (اطرار) میں ۳۳۲ھ میں پیدا ہوئے جو سیر دریا کے مشرق میں تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے ماموں ابو اسحاق بن ابراہیم الفارابی سے حاصل کی بعد ازاں آپ نے بغداد، عراق، شام، خراسان اور حجاز تک سفر کیا۔ آپ کے اساتذہ میں سے ابوسعید الحسن بن عبداللہ، ابوعلی الحسن بن احمد قابلِ ذکر ہیں۔ آپ نے چوتھی صدی ہجری کے اواخر ۳۹۳ھ یا بقول آخر ۳۹۰ھ، ۴۰۰ھ میں وفات پائی۔ (۴۲) الجوہری، ذہانت و ذکاوت اور زبان و ادب میں امامت کے درجے پر فائز تھے۔ آپ بہت سی کتب کے مؤلف ہیں۔ (۴۳)

الصحاح صوتی مکتب فکر کے مذکورہ دونوں طریقوں کے مطابق جو لغات و معاجم معرض وجود میں آئی، ان میں مطلوبہ الفاظ و مواد کا پالینا ایک مشکل اور پیچیدہ کام تھا۔ اس لئے بعض علماء لغت نے متبادل طریقہ نکالنے کے لئے غور و فکر کیا۔ بالآخر الجوہری نے حروف تہجی (بلحاظ حرف اخیر) کا معروف اور آسان طریقہ ڈھونڈ نکالا اور وہ اس میں کامیاب رہے۔ بعد ازاں بہت سے علمائے لغت نے آپ کے مروّجہ طریقہ کو اپنایا، یوں الجوہری اس نئے طریقہ کار کے مؤجد قرار پائے

آخری حروف پر مبنی ترتیب کا جو طریقہ الجوہری نے ایجاد کیا ہے۔ اس بارے میں جرجی زیدان کا قول ہے ''چونکہ اس زمانے میں نثر میں بھی سجع کا اہتمام ہوتا تھا اس لئے ان کا مقصد شعراء کے لئے قوافی اور نثر نگاروں کیلئے سجع کے سلسلہ میں سہولت پیدا کرنا تھا۔'' (۴۴)

تاہم احمد عبدالغفور اس رائے سے اختلاف کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ''......علمی اعتبار سے اس رائے میں کوئی وزن نہیں ان کی معجم تمام لوگوں کے لئے تھی اور سب ہی کی آسانی اور سہولت ان کے پیشِ نظر تھی۔ (۴۵)

**اسلوب:** الفبائی نظام کے مطابق کلمات کو مرتب کیا گیا ہے۔ ماسوائے واو کے جسے انہوں نے نون اور ھاء کے درمیان رکھا ہے۔ اور ہر حرف کے لئے خاص باب مقرر کیا ہے۔ اور ہر باب کو

Scanned by CamScanner

اٹھائیس فصول میں تقسیم کیا ہے۔ ماسوائے باب الراء اور باب الزاء کے۔ یہ کتاب چالیس ہزار ذخیرہ الفاظ پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کے منظر عام پر آنے کے بعد مختلف علمائے کرام نے اس پر تعلیقات و حواشی لکھے ہیں۔ بعض نے ان کے اسلوب کو اپنا کر دوسری کتبِ لغات سے اضافے کیے کچھ اہلِ علم نے تکمیل واستدراک کی غرض سے خامہ فرسائی کی۔ بعض نے فروگذاشتوں کی نشاندہی کر کے تنقید کی بعض نے ان کے دفاع میں مختلف کتب لکھی اور دیگر اہلِ علم نے ان کی مختصرات تیار کیں۔ (۴۶)

خصوصیات: ۱۔ اس کتاب میں زیادہ تر ایسے الفاظ جمع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جو روایۃً اور درایۃً صحیح ہوں اس بارے میں الجوہری نے کتبِ لغات کے مطالعہ کے علاوہ فصحائے حجاز اور خصوصاً ربیعہ و مضر کے فصحاء سے گفتگو کے ذریعہ استفادہ کیا تھا اگر کہیں غیر صحیح الفاظ لائے بھی ہیں تو ان کی وضاحت کر دی ہے۔

۲۔ کلمہ کے مرادی معنی کی وضاحت کے لئے شواہد پیش کرتے ہیں۔ بعض اوقات ان کے قائلین کی طرف ان کی نسبت کرتے ہیں۔

۳۔ اسماء و افعال کے ضبط وغیرہ کا بہت زیادہ اہتمام کرتے ہیں تا کہ اس میں تصحیف و تحریف واقع نہ ہو۔

۴۔ اعلام اور خاص طور پر قبائل کے ناموں کو ذکر کرتے ہیں۔

۵۔ بہت ساری لغوی مباحث ہیں۔ نیز معرّب اور مولّد لفظ بھی ذکر کرتے ہیں جن کی تشریح میں بعض اوقات فارسی کا استعمال کرتے ہیں۔

مؤاخذات: ۱۔ الجوہری کے ضبط کلمات کا اہتمام کرنے کے باوصف کتاب میں تصحیف و تحریف پائی جاتی ہے۔

۲۔ بعض حدیث کے راوی یا قائل کے قول کی نسبت میں غلطی کی ہے اور انکی نسبت کسی دوسرے کی طرف کر دی ہے۔

۳۔ بعض نحوی یا صرفی اغلاط کی نشاندہی ہوتی ہے۔

۴۔ بعض اوقات معتل الیائی اور معتل الواوی میں خلط ملط کر دیتے ہیں۔ مثلاً لفظ شیب کو ثوب کے مقام پر لکھ دینا۔

ان خامیوں کے باوجود الجوہری کا علمی مقام مسلم ہے۔

**کتاب کی جلدیں:** احمد عبدالغفور عطار کی تحقیق سے ۱۳۷۱ھ میں چھ اجزاء میں قاہرہ سے شائع ہوئی ہے۔ مکتبہ شیخ الاسلام مدینہ منورہ میں اس کا ایک نسخہ موجود ہے۔ جو ۳۹۱ اوراق پر مشتمل ہے(۴۷)

## ۲۔ لسان العرب از ابن منظور :

اس لغت کے مؤلف کا نام ابوالفضل جمال الدین محمد بن مکرم الأ فریقی الأ نصاری ہے۔ آپ ۶۳۰ھ میں قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ ابنِ منظور کی کنیت سے مشہور ہیں۔ ان کے اساتذہ میں سے ابن المقیر، مرتضٰی بن حاتم، یوسف بن المخیلی سرِ فہرست ہیں۔ آپ جلیل القدر ادیب اور ماہر لغت عربی تھے۔ انہوں نے ادب کی بہت سے مطول کتب کی انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ تلخیص کی ہے۔ آپ نے ۷۱۱ھ میں وفات پائی۔(۴۸)

**لسان العرب** عربی زبان کی انتہائی ضخیم اور اہم معجم ہے۔ ستر ہزار سے زائد لغوی مواد پر مشتمل ہے۔ ابنِ منظور نے الازہری کی **تھذیب اللغة**، ابن سیدہ کی **المحکم**، الجوہری کی **الصحاح**، ابن بری کی **الأمالي علی الصحاح**، ابن الاثیر کی **النھایة في غریب الحدیث** جیسی قدیم لغات کے متفرق اور غیر منظّم ذخیرہ معلومات کو بڑے سلیقے، قرینے اور شرح وبسط سے لسان العرب میں جمع کر دیا ہے۔ عبدالسلام محمد ہارون رقمطراز ہیں۔ ''لسان العرب کو جامع ترین اور دقیق ترین اصل عربی مراجم میں سے شمار کیا جاتا ہے''۔ اگر چہ حجم ومقدار کے لحاظ سے **تاج العروس** کو اس پر فوقیت حاصل ہے۔ جس میں اصل الفاظ لغت کے ساتھ کسی قدر تراجم، بلاد اور اصطلاحات مولّدہ کا اضافہ بھی شامل ہے۔(۴۹)

**خصوصیات:** ۱۔ ابنِ منظور نے قدیم معاجم کے ذخیرہ علم کو حسن ترتیب اور مفصل تشریحات کے ساتھ اس طرح پیش کیا کہ ہر معجم کی خوبی اور عمدگی لسان العرب میں سمودی گئی ہے۔

Scanned by CamScanner

۲۔ الفاظ کی تشریح وتوضیح کے فن میں ابن منظور نے آیات کریمہ، احادیث، آثار صحابہ، خطبات
محاورات اور امثال واشعار سے استشہاد کیا ہے۔

۳۔ لسان العرب قدیم اشعار کا ایک اہم اور نادر مجموعہ بھی ہے۔ کم وبیش سترہ سو عرب شعراء
کے نام اور چالیس ہزار اشعار اس میں محفوظ ہو گئے ہیں۔ قدیم شعراء کے ایسے اشعار
بھی مذکور ہیں جو ان کے دواوین یا دوسرے مصادر میں نہیں ملتے نیز اس میں اکثر وبیشتر
اشعار کی شعراء کی طرف صحیح نسبت ہے۔

۴۔ الفاظ کی تشریحات ومعانی کی مناسبت سے صرف ونحو اور فقہ اور ادب کے علاوہ بہت سی نادر اور
مفید معلومات کا خزینہ ہے۔ ابن منظور نے معرب الفاظ کے فارسی، سریانی، ترکی، رومی وغیرہ
مأخذ کا بھی ذکر کیا ہے۔ آیاتِ قرآنی کی توجیہ نیز نوادر واخبار کا بکثرت ذکر موجود ہے۔

**مؤاخذات:** ۱۔ ابن منظور نے اپنی کتاب میں سہولت کی غرض سے حسن ترتیب کو اپنا نصب
العین بنایا تھا لیکن مواد کی وسعت اور کثرت استشہادات کی وجہ سے قاری مطلوبہ الفاظ
اور ان کے معانی تک رسائی نہ کرسکتا ہے۔

۲۔ علاوہ ازیں لسان العرب میں تسامحات ازقسم روایت وانتساب اشعار یا اغلاطِ طباعت بھی
موجود ہیں۔ تاہم کتاب کی وسعت وضخامت کے پیش نظر یہ مؤاخذات قابلِ التفات
نہیں ٹھہرتے ہیں۔

**کتاب کی جلدیں:** لسان العرب دس ضخیم جلدوں میں اول مرتبہ ۱۲۹۹ھ کو شائع ہوئی۔ بعد ازاں
۱۹۶۸ء میں پندرہ جلدوں میں شائع ہوئی جس میں پہلی اغلاط کی درستگی کر دی گئی تھی۔

## ۳۔ القاموس المحیط از فیروز آبادی:

اس معجم کے مؤلف مجد الدین ابو طاہر محمد بن یعقوب الفیر وزآبادی ہے۔ آپ ۷۲۹ھ
میں شیراز کے قریب کارزبن میں پیدا ہوئے۔ تحصیلِ علم کے لئے مختلف بلاد وامصار کا سفر کیا ان کے
اساتذہ میں سے سراج الدین یعقوب، القوام عبداللہ بن محمود، الشرف عبداللہ، محمد بن یوسف شامل

Scanned by CamScanner

ہیں۔آپ کا انتقال ۸۱۷ھ میں ہوا۔آپ اپنے علم وفضل کی بنا پر علماء کی صف میں نمایاں مقام رکھتے تھے۔علوم لغت میں تبحر کے علاوہ علوم اسلامی پر بھی آپ کو بڑی دسترس حاصل تھی۔(۵۰)

الفیر وزآبادی نے **القاموس المحیط** میں ابن سیدہ کی **المحکم** اورالصغانی کی **العباب** کا خلاصہ بھی جمع کیا ہے اور جو ضروری موادالصحاح میں چھوٹ گیا تھا اس کا اضافہ کر کے اس کے نقص کا تدارک بھی کیا ہے۔اس کتاب میں جن امور کا لحاظ کیا گیا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ فعل معتل واوی کو معتل یائی سے الگ بیان کیا ہے۔مثلاً أتــو (سیدھا چلنے کے معنی میں) اور أتی (آنے کے معنی میں) کو دوالگ الگ مادوں میں دیکھا جائے گا۔

۲۔ معتل العین اسم فاعل کی جمع جو فَعَلَة کے وزن پر ہو جیسے جَوَلة اور خَوَلة اختصار کی غرض سے اس کا ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ یہ ایک معروف سی چیز ہے۔

۳۔ اسم مذکر لکھنے کے بعد اس کے مؤنث کی وضاحت کے لئے عام طور پر " وهـی بهـاء " کہنے پر اکتفا کرتے ہیں۔لیکن کبھی کبھار مؤنث کا صیغہ کا ذکر بھی کر دیتے ہیں جیسے ثعلب کی مؤنث ثعلبۃ۔

۴۔ مصدر کا ذکر جب مطلق ہو یا فعل کا ذکر ہو لیکن اس کا مضارع مذکور نہ ہو یہ فعل باب نصرہ سے ہوگا اور اگر اس کے مضارع کا ذکر ہو اور عین کلمہ کی حرکت کی وضاحت نہ ہو تو یہ فعل باب ضرب سے ہوگا۔

۵۔ اسماء میں ضبطِ اعراب کے لئے حرکات سے ان کی تجدید اس صورت میں کی گئی ہے۔جب کہ وہ مفتوح الفاء اور ساکن العین ہو۔محرکۃ اس وقت کہا گیا ہے جب اس کا عین کلمہ مفتوح ہوا۔اور اس کا مفتوح العین ہونا مشہور ہو۔

۶۔ عمومی طور پر ضبطِ حرکات میں دو طریقے اختیار کئے گئے ہیں۔یا تو اس کا ہم وزن کلمہ لکھ دیا جاتا ہے جس سے بلا احتمال خطا تحدیدِ حرکات ہو جاتی ہے۔اور اسی پر زیادہ تر عمل ہے اس کے علاوہ حرکات کی وضاحت کے ذریعے بھی یہ کام لیا گیا ہے۔

۷۔ بعض امور کی طرف اشارہ کے لئے کچھ رموز کا استعمال کیا گیا ہے۔مثلاً (م) معروف کے

Scanned by CamScanner

لے (ع) موضع کے لئے (ج) جمع کے لئے (ۃ) قریۃ کے لئے (د) بلد کیلئے
(جج) جمع الجمع کے لئے (خ) بخاری کے لئے (۵۱)

القاموس المحیط کے منظرِ عام کے آنے کے بعد اس کی تعلیق، تنقید، تشریح، تلخیص اور ترجمہ و ترتیب نو کے بارے میں چوّن علماء کرام نے کتب لکھی ہیں۔ اس کی مقبولیت کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ یہ نام القاموس جس کے معنی سمندر کا گہرا حصہ ہیں معجم کا ہم معنی و مترادف بن گیا ہے۔ (۵۲)

خصوصیات: ا۔ مواد کی ترتیب میں دقتِ نظر سے کام لیا گیا ہے۔ ہر مادہ کی تسلسل کے ساتھ تشریح کی گئی ہے۔

۲۔ ضرورت اختصار کے مدِ نظر بہت سے مضامین خارج از بحث کو حذف کیا گیا لیکن شمولیت سے بھی صرف نظر نہیں کیا گیا ہے۔

۳۔ اعلام (صحابہؓ، محدثینؒ، علمائے کرامؒ) کے ذکر کے ساتھ ساتھ حسبِ موقع ان کے شایانِ شان کچھ نہ کچھ لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

۴۔ طبی پہلوؤں کو بھی خاص اہمیت دی ہے۔ نباتات کے ضمن میں وہ ان کے خاص منافع بھی بیان کرتے ہیں۔

۵۔ مختلف علوم اور بالخصوص علم عروض کی اصطلاحات کو ذکر کیا ہے۔

مؤاخذات: ا۔ الفاظ کا ان قبائل بالخصوص قبیلہ حمیر کی طرف منسوب نہ کرنا جن سے وہ منقول ہیں۔

۲۔ الفاظ کی تعریف مجہول سے کرنا مثلاً رجم کی تشریح قتل سے کی ہے۔

۳۔ بہت سی ایسی اشیاء کو لغت میں شامل کر دیا ہے جن کا لغت سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔ مثلاً اعلام، نباتات اور طبی فوائد کا بیان وغیرہ۔

۴۔ شدید اختصار کی وجہ سے عبارات میں ابہام کا پایا جانا اور نتیجہ کے طور پر فہم مراد میں التباس ہونا۔ دیکھئے مادہ السؤر۔

۵۔ مطلق اشیاء کو غیر ضروری طور پر مقید کرنا۔ مثلاً "أزاء الغنم أشبعها" جس سے یہ ظاہر

Scanned by CamScanner

ہوتا ہے کہ یہ فعل غنم کے ساتھ خاص ہے حالانکہ یہ غیر غنم کے لئے بھی مستعمل ہے۔

٦۔ بہت ساری صرفی اغلاط کا پایا جانا۔احمد فارش الشدیاق نے اپنی کتاب ''الجاسوس علی القاموس'' اور ''سر اللیال'' میں ایسی بہت سے اغلاط کی نشاندہی کی ہے نیز علامہ محمد سعداللہ نے اپنی کتاب ''القول المانوس'' میں اس پر نقد کیا ہے۔

٧۔ الفیروزآبادی کا الجوہری پر شدید تنقید وتنقیص کرنا۔بہت سے مقامات پر جہاں وہ جوہری کے وہم کا ذکر کرتے ہیں خود وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔

کتاب کی جلدیں: یہ کتاب چار ضخیم جلدوں میں دار احیاء التراث العربی سے شائع ہو چکی ہے۔

## ٤۔ تاج العروس من جواهر القاموس از الزبیدی:

اس کتاب کے مؤلف محب الدین ابوالفیض السید محمد مرتضیٰ الحسینی الزبیدی ہیں۔آپ ١١٤٥ھ میں یمن کے شہر زبید میں پیدا ہوئے بعض کے نزدیک آپ شمالی مغربی ہندوستان کے ضلع قنوج کے موضع بلگرام میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مصر کا رخ کیا اور وہاں کے جید علماء سے کسبِ فیض حاصل کیا۔آپ قاہرہ میں ١٢٠٥ھ میں بعارضہ طاعون وفات پائی۔ (٥٣)

تاج العروس ضخیم ترین عربی معجم ہے، جو ایک لاکھ بیس ہزار مادوں پر مشتمل ہے۔یہ کوئی مستقل بالذات معجم نہیں ہے بلکہ ''القاموس المحیط'' کی شرح ہے۔اس لئے اسے تشریحی معجم کہا جا سکتا ہے جس میں القاموس المحیط کو متن کی حیثیت حاصل ہے۔الزبیدی نے اس میں بیش بہا قیمتی تشریحی اضافے کئے ہیں۔یہ کتاب چودہ سال کی محنت شاقہ کے بعد مکمل ہوئی۔

خصوصیات: ا۔علامہ فیروزآبادی نے القاموس المحیط میں جن شواہد کو ترک کر دیا تھا الزبیدی نے دوسری لغات ومعاجم سے تلاش کر کے ان کو تاج العروس میں شامل کیا ہے

٢۔اسی طرح فیروزآبادی نے جن لغویین سے نقل روایت کی ان کے ناموں کو بھی ان کے مآخذ کے حوالہ کے ساتھ بیان کیا۔جو مادے یا بعض ضروری مشتقات متن میں رہ گئے تھے۔"

Scanned by CamScanner

وممایستدرک علیه'' یا ''والمستدرک'' کے تحت ان کا بھی ذکر کر دیا ہے۔

۳۔ بعض اعلام واماکن جن کو فیروز آبادی نے ترک کر دیا تھا ان پر علامہ زبیدی نے تنبیہ کرتے ہوئے ان کا ذکر کیا ہے۔اس میں مجازی معنی کے ذکر کا بہت زیادہ اہتمام کیا گیا ہے جن سے نہ صرف القاموس المحیط کی ایک کمی کا ازالہ ہوا ہے بلکہ دوسرے معاجم کے مقابلہ میں بھی اس کا یہ امتیازی پہلو ہے۔

۵۔ اس میں لہجات عامیہ بالخصوص مصری لہجہ عامیہ کے الفاظ کی بھی صراحت کی گئی ہے۔

۶۔ تاج العروس کا مقدمہ انتہائی قیمتی معلومات پر مبنی ہے۔اس میں دس مقاصد کے تحت جو مباحث تحریر ہیں۔وہ نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔

مؤاخذات: ۱۔ القاموس المحیط میں جو تصحیف وتحریف ہے اس سے متعلق کوئی تصحیح وتنبیہ نہیں کی گئی ہے۔

۲۔ شارح نے اعلام کا جتنی بڑی تعداد میں ذکر کیا ہے وہ معجم کے مفہوم کے ساتھ میل نہیں کھاتا۔

۳۔ متن کی پیروی میں انہوں نے بھی مزید طبی نباتات کو شامل کیا ہے جو غیر ضروری اضافہ ہے۔

۴۔ بہت سے اضافات کے نتیجہ میں لغت میں موجود مواد میں کہیں کہیں ترتیب وتنسیق میں یکسانیت باقی نہیں رہتی۔

❖•❖•❖•❖•❖•❖•❖•❖

# حواشی

۱. الخصائص: ابن جنی، ص ۱/۲۷ دارلکتب المصریه القاهرة
۲. القاموس المحیط، محمد بن یعقوب الفیروز آبادی، ص: ۴/۲۷، دارا احیاء التراث اسدبی
۳. المصباح المنیر، احمد بن محمد الفیومی، دارلکتب المصریه القاهرة ۱۳۹۹ھ
۴. البرهان، امام الحرمین، ص: ۲۲ دار صادر بیروت لبنان
۵. لسان العرب، ابن منظور، ص: ۸/۲۱۲ دار صادر بیروت لبنان
۶. سوره الفرقان، ۳۵/۷۲
۷. مقدمة القاموس الوحید، عمید الزمان قاسمی، ص: ۱۰ اداره اسلامیات لاهور
۸. محاضرات فی اللهجات العربیة، ڈاکٹر عبدالحمید محمد، ص: ۱۱ دارالرایة الریاض ۱۴۱۲ھ
۹۔ اس سے مراد تحریری زبان ہے جس میں انسان اپنے خیالات وافکار اور آراء کو احاطہ تحریر میں لا کر محفوظ کرتا ہے اور بعد

ضرورت ان کی طرف رجوع کرتا ہے۔
تفصیل کے لئے دیکھئے مبادی درس منطق بحواله مقدمه القاموس ، ص: ۸


۱۰. محاضرات فی الهجات العربية ، ڈاکٹر عبدالحميد محمد ص: ۱۷ ، دارالراية الرياض
۱۱. تاریخ الأدب العربی ، عمر فروخ ، ص: ۲۲/۱ دارالکتب العلميه بيروت لبنان
۱۲. محاضرات فی الهجات العربية ، ڈاکٹر عبدالحميد محمد ص: ۱۹ ، دارالراية الرياض
۱۳. صناعة الاعراب ص: ۴۰ دار صادر بيروت لبنان
۱۴. لسان العرب . ابن منظور ، ماده عجم ص: ۲/۲۹۷ دار صادر بيروت لبنان
۱۵. المعاجم اللغوية العربيه ، اميل يعقوب ص: ۱۵ دارالعلم للملايين بيروت
۱۶. مقدمة الصحاح ، احمد عبدالغفور عطار ص: ۳۸، ۴۲ دارالعلم للملايين بيروت
۱۷. الجامع الصحيح ، محمد بن اسماعيل البخاری ص: ۲۷۵ دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض
۱۸. مقدمة الصحاح ، احمد عبدالغفور عطار ص: ۳۸ دارالعلم للملايين بيروت
۱۹. هدية العارفين ، اسماعيل باشا ، ص: ۴۵/۲ دارالعلم الحديثه بيروت
۲۰. المعاجم اللغوية، د. ابراهيم نجا ، ص : ۱۷ مجله المجمع العلمی مصر
۲۱. مقدمه القاموس الوحيد ، امير الزمان قاسمی ص: ۳۱ اداره اسلاميات لاهور
۲۲. المعاجم اللغوية، د. ابراهيم نجا ، ص : ۱۷ مجله المجمع العلمی مصر
۲۳۔ ان حروف کی ترتیب یوں ہے۔ ع ، ح ،ہ ، خ ، غ ، ق ، ک ، ج ، ش ، ض ، ص ، س ، ز ، ط ، ت ، د ، ظ ، ذ ، ث ، ل ، ن ، ف ، ب ، م ، و ، ی ، أ
۲۴۔ ڈاکٹر عبداللہ الدرویش نے العین پر تحقیقی رسالہ لکھ کر لندن یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ہے۔
۲۵. المعاجم اللغوية، د. ابراهيم نجا ، ص : ۲۰ مجله المجمع العلمی مصر
۲۶. مرأة الجنان، اليافعی، ص: ۳۱۲/۱۱ دار الفکر العربی القاهره
۲۷. شذرات الذهب ، ابن العماد ، ص: ۲۱۲/۳ دار الفکر العربی القاهره
۲۸. المعاجم العربيه ، عبدالله الدرويش ، ص: ۲۷ مكتبه الانجو المصرية
۲۹. اردو دائره معارف اسلاميه ، ص: ۳۲۶/۲
۳۰. انباة الرواة، القفطی، ص: ۱۹۵/۲ دار المصر للطباعة
۳۱. المعاجم اللغوية، د. ابراهيم نجا ، ص : ۱۸ مجله المجمع العلمی مصر
۳۲. معجم الادباء ، يعقوب الحموی ، ص: ۲۹۶/۵ دار الفکر العربی القاهره
۳۳. تهذيب اللغة ، الأزهری ، ص: ۶۰ دارالکتب العلمية بيروت لبنان
۳۴. مقدمة الصحاح ، احمد عبدالغفور عطار ص: ۳۸، ۴۲ دارالعلم للملايين بيروت
۳۵. مقدمه جمهرة اللغة ، ابن دريد ص: ۱۹ ، مطبعه البابی الحلبی
۳۶. طبقات النحاة واللغويين ، ص: ۴۶ ، مؤسسه الرساله بيروت
۳۷. کشف الظنون ، حاجی خليفه ، ص: ۱۰۱۰/۲ ، دارالکتب العلوم الحديثة بيروت
۳۸. مقدمة الصحاح ، احمد عبدالغفور عطار ص: ۳۸، ۳۹ دارالعلم للملايين بيروت
۳۹. معجم المؤلفين ، عمر رضا کحاله ص: ۳۱۱/۲ دارالکتب العلمية بيروت
۴۰. المعاجم اللغوية وطرق ترتيبها ، احمد بن عبدالله الباهلی ، ص: ۳۸ دارالفکر العربی بيروت
۴۱. معجم المؤلفين ، عمر رضا کحاله ص: ۱۱/۳ دارالکتب العلمية بيروت
۴۲. معجم الادباء ، ياقوت الحموی ، ص: ۱۵۱/۶ ، دار الفکر العربی القاهره


Scanned by CamScanner

دار الفکر العربی القاهره

۴۳. یتیمة الدهر، ص: ۴/ ۳۷۳، دار الفکر العربی القاهره

۴۴. تاریخ الآداب، جرجی زیدان، ص: ۲۴، دار الفکر العربی القاهره

۴۵. مقدمة الصحاح، احمد عبدالغفور عطار ص: ۱۲۲ دارالعلم للملایین بیروت

۴۶. مقدمة الصحاح، احمد عبدالغفور عطار ص: ۱۵۷ دارالعلم للملایین بیروت

۴۷. مقدمة الصحاح، احمد عبدالغفور عطار ص: ۱۵۷ دارالعلم للملایین بیروت

۴۸. معجم المؤلفین، عمر رضا کحاله ص: ۲/۲۱۳ دارالکتب العلمیة بیروت

۴۹. تحقیقات و تنبیهات فی معجم لسان العرب، عبدالسلام محمد هارون، ص: ۲۲، دارلجیل بیروت

۵۰. مقدمة الصحاح، احمد عبدالغفور عطار ص: ۱۶۶ دارالعلم للملایین بیروت

۵۱. القاموس المحیط، ممیزات القاموس و فوائد فی معرفة اصطلاحاته، ص: ۴۵ مطبعة مصطفی البابی الحلبی

۵۲. معجم المعاجم، استاذ احمد الشرقاوی، ص: ۲۳۴، دارالغرب الاسلامی، بیروت

۵۳. المعاجم اللغویة، د. ابراهیم نجا، ص: ۱۴۷ مجله المجمع العلمی مصر

## مصادر و مراجع

۱. الخصائص: ابن جنی، دارلکتب المصریه القاهرة

۲. القاموس المحیط، محمد بن یعقوب الفیروز آبادی، دارا احیاء التراث اسد بی

۳. المصباح المنیر، احمد بن محمد الفیومی، دارلکتب المصریه القاهرة ۱۳۹۹ھ

۴. البرهان، امام الحرمین، دار صادر بیروت لبنان

۵. لسان العرب، ابن منظور، دار صادر بیروت لبنان

۶. مقدمة القاموس الوحید، عمید الزمان قاسمی، اداره اسلامیات لاهور

۷. محاضرات فی اللهجات العربیة، ڈاکٹر عبدالحمید محمد، دارالرایة الریاض ۱۴۱۲ھ

۸. تاریخ الأدب العربی، عمر فروخ، دارالکتب العلمیه بیروت لبنان

۹. صناعة الاعراب، دار صادر بیروت لبنان

۱۰. المعاجم اللغویة العربیه، امیل یعقوب، دارالعلم للملایین بیروت

۱۱. مقدمة الصحاح، احمد عبدالغفور عطار، دارالعلم للملایین بیروت

۱۲. الجامع الصحیح محمد بن اسماعیل البخاری، دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

۱۳. هدیة العارفین، اسماعیل باشا، دارالعلم الحدیثه بیروت

۱۴. المعاجم اللغویة، د. ابراهیم نجا، مجله المجمع العلمی مصر

۱۵. مرأة الجنان، الیافعی، دارا لفکر العربی القاهره

۱۶. شذرات الذهب، ابن العماد، دارا لفکر العربی القاهره

۱۷. المعاجم العربیه، عبدالله درویش، مکتبه الانجو المصریة

۱۸. اردو دائره معارف اسلامیه، دانش گاه پنجاب یونیورسٹی لاهور

۱۹. انباة الرواة، القفطی، دار المصر للطباعة

۲۰. معجم الادباء، یعقوت الحموی، دارا لفکر العربی القاهره

۲۱. تهذیب اللغة، الأزهری، دارالکتب العلمیة بیروت لبنان

۲۲. مقدمه جمهرة اللغة، ابن درید، مؤسسه الرساله بیروت

۲۳. طبقات النحاة واللغویین، مؤسسه الرسالة ...

Scanned by CamScanner

٢٤. كشف الظنون ، حاجی خلیفه ، دارالعلوم الحدیثة بیروت

٢٥. مقدمة الصحاح ، احمد عبدالغفور عطار ، دارالعلم للملايين بيروت

٢٦. معجم المؤلفين ، عمر رضا كحاله ، دارالكتب العلمية بيروت

٢٧. المعاجم اللغوية وطرق ترتيبها ، احمد بن عبدالله الباهلی ، دارالفکر العربی بیروت

٢٨. معجم الادباء ، یاقوت الحموی ، دارالکتب العلمية بيروت

٢٩. یتیمة الدهر، دار الفكر العربی القاهره

٣٠. تاریخ الآداب، جرجی زیدان، دار الفكر العربی القاهره

٣١. تحقیقات و تنبیهات فی معجم لسان العرب ، عبدالسلام محمد هارون ، دارلجيل بيروت

٣٢. القاموس المحيط ، مميزات القاموس و فوائد فی معرفة اصطلاحاته ، مطبعة مصطفى البابی الحلبی

٣٣. معجم المعاجم ، استاذ احمد الشرقاوی ، دارالغرب الاسلامی ، بیروت


❖•❖•❖•❖•❖•❖•❖

Scanned by CamScanner